اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس 1:

وہ شخص جو ان سے ملنے جاتا تھا بہت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے ۔جو شخص ایک دفعہ ان سے ملتا اسے ہمیشہ ملنے کا اشتیاق رہتا تھا۔ دوستوں کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے تھے اور ان کی خوشی سے خوش اور غمگین ہو جاتے تھے۔ اس لئے ان کے دوست، ہر مذہب اور ملت کے، نہ صرف دلی میں بلکہ تمام ہندوستان میں بے شمار تھے ۔جو خطوط انہوں نے اپنے دوستوں کو لکھی ہیں، ان کے ایک ارب سے مہر و محبت ، غم خواری و یگانگت ٹپکتی پڑتی ہے۔ ہر ایک خط کا جواب لکھنا اپنے ذمے فرض عین سمجھتے تھے۔ ان کا بہت سا وقت دوستوں کو جواب لکھنے میں صرف ہوتا تھا۔بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی وہ خطوں کے جواب لکھنے سے باز نہ آتے تھے۔ دوستوں کی فرمائش سے کبھی تنگ دل نہ ہوتے تھے۔ غزلوں کی اصلاح کے سوا اور طرح طرح کی ،فرمائشیں ان کے بعد خالصو مخلص دوست کرتے تھے اور وہ ان کی تکمیل کرتے تھے۔ لوگ ان کو اکثر بیرنگ خط بھیجتے تھے، مگر ان کو کبھی ناگوار نہیں گزرتا تھا۔ اگر کوئی شخص لفافے میں ٹک ٹک کر بھیجتا تو سخت شکایت کرتے تھے۔

مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

سبق کا عنوان: مرزا غالب کے عادات و خصائل

حل لغت: کشادہ پیشانی: ہنس مکھ۔ اشتیاق: شوق۔ یگانگت: ایک ہونا۔ باغ باغ ہونا: بہت خوش ہونا۔ مہرو محبت: پیار محبت۔ غم خواری: ہمدردی۔ بیرنگ: بغیر ٹکٹ کے

سیاق و سباق: حالی کے اسلوب بیان کی سب سے نمایاں خوبی مدعانگاری ہے۔ ان کی نثر کی تحریروں میں اعتدال و توازن کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ بے جا اختصار اور بے جا طوالت سے اجتناب کرتے ہوئے، عبارت کو دلکش، سادہ اور مدلل بنانے میں، حالی اپنی مثال آپ ہیں۔ وہ ہر بات کو سنجیدگی اور اقلیت کے ترازو میں تولتے ہیں اور تخلیق اور جذبات سے دور رہتے ہوئے اپنے خیالات اور حقائق کو قاری تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالی کی نثری اسلوب کو، اردو نثر کا معیاری اسلوب قرار دیا ہے۔

یہ مضمون مولانا حالی کی تحریر کردہ کتاب "یادگارِ غالب" سے لیا گیا ہے اور اس سبق میں اردو ادب کے سب سے بڑے غزل وہ شاعر جو اردو اور فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے ان کے روزمرہ کے معاملات زندگی پر گہری نظر ڈالی گئی ہے اس سبق میں غالب کے اخلاق، ان کی عادات ان کے محاسن کا جائزہ لیا ہے۔ اور دوستوں کے ساتھ غالب کئی رویے کو خاص طور پر اجاگر کیا ہے۔

تشریح:

زیر نظر اقتباس میں غالب کے اس رویہ کا تذکرہ کیا گیا ہے جو غالب کو دوستوں کا دوست ثابت کرتا ہے اور غالب کے اخلاق اور کردار کی وضاحت کی گئی ہے۔ ہر وہ شخص جو غالب سے ملتا غالب کی شخصیت سے متاثر

دوستوں کو دیکھتے تو کھل اٹھتے انہیں ایسی خوشی حاصل ہوتی جو ناقابل بیان ہوتی۔ خالد کے حلقہ احباب میں بلا تفریقمذہب و ملت امام ہندوستان کے دوست شامل تھے اور غالب کے خطوط میں ان کے لیے محبت کرتی تھی اور وہ ان کی جانب سے لکھے گئے ہر خط کا جواب دینا ضروری سمجھتے تھے ۔یہاں تک کہ اگر غالب بیمار ہوتے تب بھی وہ ان کی طرف سے لکھے گئے خطوط کا جواب ضرور دیتے غزلوں کی اصلاح اور دوستوں کی فرمائش سے کبھی تنگ نہ پڑتے۔ غزلوں کی اصلاح فرماتے اور دوستوں کی فرمائشوں کو پورا کر دیتے بیرنگ خط کا کبھی برا نہیں مناتے لیکن اگر کوئی دوست ختم ڈاکٹر کر بھیجتا تو سخت ناراض ہوتے تھے۔

اقتباس نمبر:2 ظرافت مزاج میں اس قدر تھی کہ اگر آپ کو بجائے حیوان ناطق کے حوان ظریف کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک دفعہ جب رمضان گزر چکا تھا تو قلعے بادشاہ نے پوچھا ، "مرزا تم نے کتنے روزے رکھے ؟غرض کیا: پیرومرشد ایک نہیں رکھا ایک دن نواب مصطفی خان کے مکان پر ملنے کو آئے ان کے آگے چھتا تاریک تھا تھا جب چھتیس سے گزر کر دیوان خانے کے دروازے پر پہنچے تو وہاں نواب صاحب ان کو لینے کے لیے کھڑے تھے۔

مرزا نے ان کو دیکھ کر یہ مصرع پڑھا کہ :

آب چشمہ حیوان درون تاریکیت

مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالیؔ

سبق کا عنوان: مرزا غالب کے عادات و خصائل

حل لغت: ظرافت مزاج: خوش طبع۔ حیوان ناطق: بولنے والا جانور حیوان ظریف: مزاح کرنے والا انسان پیر و مرشد: بزرگ رہنما۔ دیوان خانہ: بیٹھک درون: اندر میں تاریکیت: اندھیرا

سیاق و سباق:

مولانا الطاف حسین حالی نے اردو ادب میں معیاری اسلوب نثر کے شاندار شاہکار تخلیق کیے ہیں۔ اپنے خیالات اور حقائق کو دل کش، سادہ اور مدلل انداز میں پیش کرتے ہیں۔ اپنی بات کو سنجیدگی اور عقلیت کے معیار پر رکھتے ہوئے اپنے خیالات قاری تک پہنچاتے ہیں۔ یہ مضمون مولانا حالی کی تحریر کردہ کتاب "یادگار غالب" سے لیا گیا اور اس سبق میں اردو ادب کے سب سے بڑے غزل گو شاعر جو اردو اور فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے ان کے روزمرہ کے معمولات زندگی پر گہری نظر ڈالی ہے اس پیراگراف میں بتایا گیا ہے کہ جب مرزا غالب نواب مصطفی خان کے مکان کے دیوان خانے میں پہنچے تو مشرق کی طرف رخ ہونے کے سبب وہاں دھوپ موجود تھی۔ مرزا نے برجستہ کہا "ایں خانہ ہمہ آفتاب است"۔

تشریح:

مرزا غالب کو اگر انسان کی بجائے مزاح کرنے والا انسان کہا جائے تو بجا ہوگا کیونکہ مرزا کی عادات میں خوش طبعی بہت منفرد اور نمایاں خوبی تھی۔ ایک دفعہ رمضان المبارک کا مہینہ گزر گیا تو آپ بادشاہ

رکھے ہیں؟ عرض کیا "پیرومرشد ایک نہیں رکھا"۔ پھر ایک دن آپ کو اپنے ایک خاص دوست نواب مصطفی خان سے ملنے کا اتفاق ہوا تو آپ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ نواب مصطفی خان کے گھر کا اگلا چھتا تاریک تھا۔ جب آپ چھتے سے گزر کر نشست گاہ کے دروازے پر پہنچے تو وہاں نواب صاحب ان کے استقبال کے لئے پہلے ہی کھڑے تھے۔ مرزا صاحب نے فوراً ان کو دیکھ کر فارسی زبان میں پڑھا یعنی آب حیات کا چشمہ تو تاریکی کے اندر ہے۔

آب چشمہ حیوان درونِ تاریکیست

یعنی آب حیات اندھیرے میں ہے